فہم سلف اور اہل حدیث

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اہل حدیث کا خصوصی شرف اور امتیاز یہ ہے کہ وہ سلف صالحین کے فہم کے علمبردار ہیں۔ وہ اپنی عقل سے قرآن و حدیث کو نہیں سمجھتے، بلکہ صحابہ کرام اور ائمہ دین کے فہم پر اکتفا کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے مفاہیم و معانی اور مطالب معین کرتے ہیں۔ بعض لوگ اس پر اشکالات وارد کرتے ہیں اور اسے سلف کی تقلید کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔

لیکن فہم سلف کو تقلید نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں اسے لغوی طور پر تقلید کہہ لینے میں حرج نہیں، مگر اس کا اطلاق اصطلاحی تقلید، یعنی تقلید شخصی پر نہیں کیا جا سکتا اور تقلید شخصی ہی مذموم ہے۔

فہم سلف سے مراد سلف صالحین کے اجماعی و اتفاقی منہج کی پیروی ہے جو کہ سبیل المومنین اور واجب الاتباع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلف کی پیروی اہل حدیث کا شعار ہے۔

جو شخص یا گروہ شرعی نصوص کو صحابہ، تابعین اور ائمہ دین کے فہم و اجتہاد کے مطابق نہیں سمجھتا، وہ گمراہ ہے۔ سلف صالحین کی پیروی درحقیقت رشد و ہدایت اور حق و صداقت تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ یہی وہ بنیاد ہے جو امت مسلمہ کو انتشار و افتراق سے بچا سکتی ہے اور معاشرے کو صحیح اسلامی عقائد پر استوار کر سکتی ہے۔

امامِ اندلس، محمد بن وضاح، قرطبی رحمہ اللہ (286ھ) فرماتے ہیں:

عَلَيْكُمْ بِالْاِتِّبَاعِ لِأَئِمَّةِ الْهُدَى الْمَعْرُوفِينَ، فَقَدْ قَالَ بَعْضُ

مَنْ مَّضٰى : كَمْ مِّنْ أَمْرٍ، هُوَ الْيَوْمَ مَعْرُوفٌ عِنْدَ كَثِيرٍ مِّنَ النَّاسِ، كَانَ مُنْكَرًا عِنْدَ مَنْ مَّضٰى، وَمُتَحَبَّبٌ إِلَيْهِ بِمَا يُبْغِضُهُ عَلَيْهِ، وَمُتَقَرَّبٌ إِلَيْهِ بِمَا يُبْعِدُهُ مِنْهُ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ عَلَيْهَا زِينَةٌ وَّبَهْجَةٌ .

''تم پر ائمہ ہدیٰ کی پیروی لازم ہے۔سلف میں سے ایک شخص نے فرمایا: بہت سے کام آج اکثر لوگوں میں رائج ہیں، لیکن سلف کے ہاں وہ منکر تھے۔ بہت سے کام آج کے لوگوں کومحبوب ہیں،لیکن سلف کے ہاں برے سمجھے جاتے تھے۔بہت سے کام آج کے لوگوں کے لئے تقرب کا ذریعہ ہیں،لیکن یہی کام سلف سے دُوری کا باعث تھے۔ہر بدعت (ظاہری طور پر) خوبصورت اور پررونق نظر آتی ہے۔''

(البِدَع والنَّهيُ عنها، ص 89)

قاضی،شریک بن عبداللہ رحمہ اللہ (177ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا نَحْنُ، فَقَدْ أَخَذْنَا دِينَنَا هٰذَا عَنِ التَّابِعِينَ، عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهُمْ عَمَّنْ أَخَذُوا؟

''ہم نے اپنا دین تابعین سے لیا ہے،انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے لیا اور صحابہ نے کس سے لیا؟(یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں)۔''

(كتاب الأسماء والصّفات للبيهقي : 949، وسندهٗ صحيحٌ)

شیخ الاسلام،ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فہم سلف کو یوں بیان کرتے ہیں:

مَنْ تَدَبَّرَ كَلَامَ أَئِمَّةِ السُّنَّةِ الْمَشَاهِيرِ فِي هٰذَا الْبَابِ، عَلِمَ أَنَّهُمْ كَانُوا أَدَقَّ النَّاسِ نَظَرًا، وَأَعْلَمَ النَّاسِ فِي هٰذَا الْبَابِ بِصَحِيحِ

الْمَنْقُولِ، وَصَرِيحِ الْمَعْقُولِ، وَأَنَّ أَقْوَالَهُمْ هِيَ الْمُوَافِقَةُ لِلْمَنْصُوصِ وَالْمَعْقُولِ، وَلِهٰذَا تَأْتَلِفُ وَلَا تَخْتَلِفُ، وَتَتَوَافَقُ وَلَا تَتَنَاقَضُ، وَالَّذِينَ خَالَفُوهُمْ لَمْ يَفْهَمُوا حَقِيقَةَ أَقْوَالِ السَّلَفِ وَالْأَئِمَّةِ، فَلَمْ يَعْرِفُوا حَقِيقَةَ الْمَنْصُوصِ وَالْمَعْقُولِ، فَتَشَعَّبَتْ بِهِمُ الطُّرُقُ، وَصَارُوا مُخْتَلِفِينَ فِي الْكِتَابِ، مُخَالِفِينَ لِلْكِتَابِ، وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى : ﴿وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتَابِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ﴾(البقرة : 176)

''جو شخص مشہور ائمہ سنت کے کلام پر تدبر کرے گا، اسے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ سلف علوم دینیہ پر گہری نظر رکھتے تھے اور اس بارے میں صحیح منقول اور صریح منقول دلائل کا سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ان کے اقوال نقلی وعقلی دلائل کے عین مطابق ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ وہ باہم ملتے جلتے ہیں،مختلف نہیں ہوتے اور باہم موافق ہیں، متناقض نہیں ہوتے۔ جن لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے،وہ سلف اور ائمہ دین کے اقوال کو سمجھ نہیں پائے،نہ وہ نقلی وعقلی دلائل کی حقیقت کو جان سکے ہیں۔اس طرح وہ گمراہ ہوکر وحیِ الٰہی میں اختلاف کا شکار ہو گئے اور اس کے مخالف بن گئے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتَابِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ﴾(البقرۃ : 176) ''جن لوگوں نے کتاب (وحی) میں اختلاف کیا ہے،وہ بڑی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔''

(دَرء تعارُض العقل والنّقل : 301/2)

قرآنِ کریم میں فہم سلف کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے،فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْـاَمْرِ مِنْكُمْ﴾(النّساء : 59)

''اہل ایمان! اللہ،اس کے رسول اور اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو۔''

اولی الامر کے اول مصداق صحابہ کرام ، تابعین اور ائمہ محدثین ہیں۔مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری صحابہ و تابعین اور ائمہ محدثین کے فہم و منہج کے مطابق کرو۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ﴾(البقرة : 137)

''(میرے نبی کے صحابہ!)اگر یہ لوگ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہوتو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر وہ اس سے پھر گئے تو وہ گمراہی میں ہوں گے۔''

مزید فرمایا:

﴿وَالسَّابِقُوْنَ الْـاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْـاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾(التّوبة : 100)

''مہاجرین اور انصار میں سے پہلے سبقت لے جانے والوں اور ان کی احسان کے ساتھ پیروی کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو گئے ہیں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا جس طرح مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے لیے ہے، اسی طرح ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو ان صحابہ کرام کا اتباع کرتے ہیں۔

صحابہ کرام کا اتباع ان کے فہم و اجتہاد میں کرنا ہے، جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خارجیوں سے مناظرہ کرتے ہوئے فہم صحابہ کو دلیل بنایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا:

أَتَيْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، لِأُبَلِّغَكُمْ مَّا يَقُولُونَ، الْمُخْبَرُونَ بِمَا يَقُولُونَ، فَعَلَيْهِمْ نَزَلَ الْقُرْآنُ، وَهُمْ أَعْلَمُ بِالْوَحْيِ مِنْكُمْ.

''میں تمہارے پاس نبی اکرم ﷺ کے مہاجرین، انصار اور صحابہ کرام کی طرف سے حاضر ہوا ہوں تاکہ تمہیں ان کی بات پہنچاؤں۔ وہ ایسے لوگ ہیں اپنی اقوال سے اچھی طرح باخبر ہیں۔ ان پر قرآنِ کریم نازل ہوا اور یہ لوگ وحیِ الٰہی کو تم سے بڑھ کر جانتے ہیں۔''

(المستدرك للحاكم : 1/150-151، وقال : هٰذا حديث صحيحٌ على شرط مسلم، ووافقه الذهبيّ، وسندهٗ حسنٌ)

گمراہی سے بچنے کے لیے فہم سلف کی پیروی ضروری ہے۔ جس طرح اہل سنت والجماعت کا ہر گروہ قرآن و سنت کو معیارِ حق قرار دیتا ہے، اسی طرح اس کا ہر فرقہ قرآن وسنت کو فہم سلف کے مطابق سمجھنے کو ضروری قرار دیتا ہے۔

یوں یہ امت کا اجماعی فیصلہ ہے، لیکن جس طرح قرآن وسنت پر ہر دعویدار عمل نہیں کرتا، اسی طرح فہم سلف کو بھی صرف اہل حدیث ہی صحیح معنوں میں قبول کرتے ہیں۔

ان سطور میں ہم بعض حنفی علماء کی وہ آراء ذکر کرنا چاہتے ہیں جن میں فہم سلف کی ضرورت و اہمیت بیان ہوئی ہے:

① علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (792ھ) فرماتے ہیں:

كَيْفَ يَتَكَلَّمُ فِي أُصُولِ الدِّينِ مَنْ لَّا يَتَلَقَّاهُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَإِنَّمَا يَتَلَقَّاهُ مِنْ قَوْلِ فُلَانٍ؟ وَإِذَا زَعَمَ أَنَّهٗ يَأْخُذُهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَتَلَقّٰى تَفْسِيرَ كِتَابِ اللّٰهِ مِنْ أَحَادِيثِ الرَّسُولِ، وَلَا يَنْظُرُ فِيهَا، وَلَا فِيمَا قَالَهُ الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ، الْمَنْقُولِ إِلَيْنَا عَنِ الثِّقَاتِ النَّقَلَةِ، الَّذِينَ تَخَيَّرَهُمُ النُّقَّادُ، فَإِنَّهُمْ لَمْ يَنْقُلُوا نَظْمَ الْقُرْآنِ وَحْدَهٗ، بَلْ نَقَلُوا نَظْمَهٗ وَمَعْنَاهُ، وَلَا كَانُوا يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ كَمَا يَتَعَلَّمُ الصِّبْيَانُ، بَلْ يَتَعَلَّمُونَهٗ بِمَعَانِيهِ، وَمَنْ لَّا يَسْلُكُ سَبِيلَهُمْ فَإِنَّمَا يَتَكَلَّمُ بِرَأْيِهٖ، وَمَنْ يَتَكَلَّمُ بِرَأْيِهٖ وَمَا يَظُنُّهٗ دِينَ اللّٰهِ، وَلَمْ يَتَلَقَّ ذٰلِكَ مِنَ الْكِتَابِ فَهُوَ مَأْثُومٌ وَّإِنْ أَصَابَ، وَمَنْ أَخَذَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَهُوَ مَأْجُورٌ وَّإِنْ أَخْطَأَ، لٰكِنْ إِنْ أَصَابَ يُضَاعَفُ أَجْرُهٗ.

”وہ شخص اصولِ دین کے بارے میں کلام کیسے کر سکتا ہے جس نے یہ اصول کتاب وسنت سے اخذ نہ کیے ہوں، بلکہ کسی شخص کے قول سے لیے ہوں۔ اگر وہ یہ دعوی کرے کہ میں نے اصول قرآن کریم سے اخذ کئے ہیں تو وہ قرآنِ کریم کی تفسیر رسولِ اکرم ﷺ کی احادیث سے نہیں لیتا۔ نہ احادیث کو دیکھتا ہے، نہ صحابہ و تابعین کے ان اقوال میں غور کرتا ہے جنہیں ہم تک ان ثقہ راویوں نے پہنچایا ہے جن کو نقاد محدثین نے منتخب کیا تھا۔ صحابہ وتابعین (کے اقوال اس لیے ضروری ہیں کہ انہوں) نے صرف

قرآنِ کریم کے الفاظ نقل نہیں کیے، بلکہ اس کا معنی بھی نقل کیا ہے۔ وہ قرآنِ کریم کو اس طرح نہیں سیکھتے تھے جس طرح بچے (صرف لفظاً) سیکھتے ہیں، بلکہ وہ قرآنِ کریم کو اس کے معانی سمیت سیکھتے تھے۔ جو شخص ان کے راستے پر نہیں چلے گا، وہ اپنی رائے سے بات کرے گا اور جو شخص اپنی رائے سے بات کرے گا اور اسے اللہ کا دین سمجھے گا، حالانکہ اس نے یہ رائے وحی سے نہیں لی ہو گی، وہ اگر درست فیصلہ بھی کرے تو گناہگار ہو گا۔ اس کے مقابلے میں جو شخص کتاب و سنت سے مسئلہ اخذ کرے گا، وہ غلطی پر بھی ہو، اسے اجر ملے گا۔ اگر وہ درست ہوا تو دو اجر ملیں گے۔''

(شرح العقيدة الطحاويّة، ص 195-196)

صرف کتاب وسنت کا دعویٰ مبہم ہے، کیونکہ ہر گمراہ فرقہ کتاب وسنت سے مسائل اخذ کرنے کا مدعی ہے۔ تو فیصلہ کن بات یہ ہے کہ کتاب و سنت کو فہم سلف کے مطابق سمجھا جائے اور وحیِ الٰہی سے ایسا کوئی مسئلہ اخذ نہ کیا جائے، سلف جس کے مخالف ہوں۔

② شاہ ولی اللہ، دہلوی رحمہ اللہ (1176ھ) لکھتے ہیں:

اَلْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمُ الْآخِذُونَ فِي الْعَقِيدَةِ وَالْعَمَلِ جَمِيعًا، بِمَا ظَهَرَ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَجَرٰى عَلَيْهِ جُمْهُورُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَإِنِ اخْتَلَفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ فِيمَا لَمْ يَشْتَهِرْ فِيهِ نَصٌّ، وَلَا ظَهَرَ مِنَ الصَّحَابَةِ اتِّفَاقٌ عَلَيْهِ، اسْتِدْلَالًا مِّنْهُم بِبَعْضِ مَا هُنَالِكَ، أَوْ تَفْسِيرًا لِّمُجْمَلِهِ، وَغَيْرُ النَّاجِيَةِ كُلُّ فِرْقَةٍ انْتَحَلَتْ عَقِيدَةً خِلَافَ عَقِيدَةِ السَّلَفِ، أَوْ عَمَلًا دُونَ أَعْمَالِهِمْ.

''فرقہ ناجیہ (جنتی گروہ) وہ لوگ ہیں جو عقیدہ و عمل دونوں میں وہ بات لیتے ہیں جو کتاب و سنت سے ظاہر ہو اور جس پر جمہور صحابہ و تابعین عمل کرتے ہیں۔ البتہ! جن مسائل میں کوئی شرعی نص موجود نہ ہو، نہ اس سلسلے میں صحابہ کا اتفاق سامنے آیا ہو، اس میں فرقہ ناجیہ کے لوگ بعض آثار سے استدلال کرتے ہوئے یا مجمل نصوص کی تفسیر کرتے ہوئے آپس میں اختلاف کر سکتے ہیں۔اس کے برعکس غیر ناجی گروہ ہر اس فرقے کو کہتے ہیں، جو سلف کے خلاف ہو یا ایسا عمل اپنائے جو سلف سے ثابت نہیں۔''

(حُجّة اللّٰه البالغة :170/1)

نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّعْتَمِدُوا عَلَى السَّلَفِ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرِيعَةِ، فَالتَّابِعُونَ اعْتَمَدُوا فِي ذٰلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ، وَتَبَعُ التَّابِعِينَ اعْتَمَدُوا عَلَى التَّابِعِينَ، وَهٰكَذَا فِي كُلِّ طَبَقَةٍ اعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى مَنْ قَبْلَهُمْ، وَالْعَقْلُ يَدُلُّ عَلٰى حُسْنِ ذٰلِكَ، لِأَنَّ الشَّرِيعَةَ لَا تُعْرَف إِلَّا بِالنَّقْلِ وَالِاسْتِنْبَاطِ، وَالنَّقْلُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بِأَنْ تَأْخُذَ كُلُّ طَبَقَةٍ عَمَّنْ قَبْلَهَا بِالِاتِّصَالِ، وَلَا بُدَّ فِي الِاسْتِنْبَاطِ أَنْ تُعْرَفَ مَذَاهِبُ الْمُتَقَدِّمِينَ، لِئَلَّا يَخْرُجَ عَنْ أَقْوَالِهِمْ، فَيَخْرُقُ الْإِجْمَاعَ.

''امتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ وہ شریعت کو سمجھنے کے لئے سلف پر اعتماد کرتی ہے۔تابعین نے صحابہ پر اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا، اسی طرح

ہر طبقے کے اہل علم نے اپنے سے پہلے لوگوں پر اعتماد کیا۔عقل بھی اس طریقے کو اچھا سمجھتی ہے، کیونکہ شریعت کی معرفت نقل (روایت) اور استنباط دو چیزوں سے ہوتی ہے۔جس طرح روایت صرف اسی صورت ممکن ہے کہ ہر طبقہ اپنے سے پہلے طبقے سے اتصال کے ساتھ لے،اسی طرح استنباط میں بھی ضروری ہے کہ متقدمین کے مذاہب بخوبی معلوم ہوں تا کہ کوئی استنباط سلف کے اقوال سے خارج ہوکر اجماع کا مخالف نہ ہو جائے۔''

(عِقد الجِيد في أحكام الاجتهاد والتّقليد، ص 36)

③ علامہ انور شاہ کشمیری (1352ھ) کہتے ہیں:

''قرآن کریم کی تقریر کو سمجھنے کا سب سے زیادہ قابل اعتماد راستہ آنحضرت ﷺ کا عمل اور صحابہ وتابعین کا تعامل ہے۔''

(درس ترمذی از تقی عثمانی :252/1)

④ علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب (1369ھ) لکھتے ہیں:

''تَمَسُّک بالقرآن (قرآنِ کریم کو لازم پکڑنے) کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کو اپنی آراء و اہواء کا تختۂ مشق بنا لیا جائے، بلکہ قرآنِ کریم کا مطلب وہ ہی معتبر ہو گا، جو احادیثِ صحیحہ اور سلف صالحین کی متفقہ تصریحات کے خلاف نہ ہو۔''(تفسیر عثمانی،ص81،تفسیر سورت البقرہ:107)

⑤ مولانا محمد ادریس،کاندھلوی صاحب (1394ھ) لکھتے ہیں:

''اس لیے کتاب وسنت کا مفہوم اور جو علوم کتاب وسنت سے ماخوذ اور مستفاد ہوں گے، وہ وہی ہوں گے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سمجھے ہیں۔ہر بدعتی اور گمراہ اپنے فاسد عقائد کو اپنے زعم اور خیال میں کتاب وسنت ہی

سے ماخوذ ہونے کا مدعی ہے، لہٰذا کتاب وسنت کے وہی معانی اور مفاہیم معتبر ہوں گے، جو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سمجھے ہیں۔اس کے خلاف کسی مفہوم کا اعتبار نہ ہوگا۔ جو شخص صحابہ کرام کے خلاف کتاب وسنت کا کوئی مفہوم بیان کرے، بس یہی اس کے گمراہ اور بے عقل ہونے کی دلیل ہے۔اگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نہیں سمجھے تو یہ نیم عربی داں اور یہ نیم انگریزی خواں کہاں سے سمجھ گیا؟ یہ نیم کی قید اس لیے لگائی کہ پورا عربی داں تو وہی سمجھے گا، جو صحابہ و تابعین اور سلف صالحین نے سمجھا اور پورا انگریزی داں جو عربی سے بالکل بے خبر ہوگا، سو اگر وہ عاقل اور دانا ہوگا تو وہ کتاب و سنت کے بارے میں کچھ لب کشائی نہ کرے گا۔اس لیے کہ عاقل اور دانا اس کتاب کے مطلب بیان کرنے پر کبھی جرأت نہیں کرسکتا، جس کتاب کی وہ زبان نہ جانتا ہو۔جس طرح ایک عربی زبان کا فاضل اور ادیب انگریزی قانون کی شرح کے بارے میں لب کشائی نہیں کرسکتا، اسی طرح ایک انگریزی داں قرآن وحدیث کی تفسیر پر لب کشائی نہیں کرسکتا اور محض ترجمہ دیکھ کر اپنے کو قانون داں سمجھنا بھی نادان ہونے کی دلیل ہے۔''

(عقائد اسلام، ص166)

نیز لکھتے ہیں:

''یہ فرقے دھوکا دینے کے لیے اسلام کا اور اللہ کا اور اس کے رسول کا نام لیتے ہیں اور آیات اور احادیث کے وہ معنیٰ بیان کرتے ہیں کہ جو صحابہ کرام اور تابعین اور امت کے علمائے ربانیین کے سمجھے ہوئے کے بالکل برعکس ہیں۔اور ظاہر ہے کہ دین وہ ہے جو صحابہ کرام نے سمجھا اور جو اس

کے خلاف ہے، وہ کفر اور گمراہی ہے۔مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کے دھوکہ میں نہ آئیں۔''(عقائد اسلام،ص183)

⑥ مولانا سرفراز خان ،صفدر(2009ء) لکھتے ہیں :

''اگر انصاف،خدا خوفی اور دیانت کے ساتھ اس بات پر غور کرلیا جائے کہ آخر یہی قرآن و حدیث حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین عظام رحمہم اللہ اور ائمہ دین رحمۃ اللہ علیہم و بزرگانِ صالحین رحمہم اللہ کے سامنے بھی تھے۔ان کا جو مطلب و معنیٰ اور جو تفسیر و مراد انہوں نے سمجھی، وہی حق اور صواب ہے، باقی سب غلط اور باطل ہے۔پس عوام کا یہ کام ہے کہ ہر باطل پرست اور خواہش زدہ سے یہ سوال کریں کہ فلاں آیت اور فلاں حدیث کی جو مراد تم بیان کر رہے ہو،آیا یہ سلف صالحین سے ثابت ہے؟ اگر ہے تو صحیح و صریح حوالہ بتاؤ۔چشمِ ما روشن، دلِ ما شاد۔ورنہ یہ مراد جو تم بیان کرتے ہو، اس قابل ہے کہ اُسے ؛

ع اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں!

عوام اس قائدہ اور ضابطہ کے بغیر اور کسی طرف نہ جائیں، پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے؟ اور قرآن و حدیث کی مراد کون سی صحیح ہے؟ اگر وہ ایسا نہ کریں گے اور اس میں کوتاہی کریں گے تو ضروریاتِ دین میں غلطی کی وجہ سے کبھی عنداللہ سُرخرو نہیں ہوسکیں گے اور اپنی طاقت اور وسعت صَرف نہ کرنے کی وجہ سے جو گناہ قرآن و حدیث کی تحریف کرنے والوں کو ملے گا،اس میں ماننے والے بھی برابر کے شریک ہوں گے۔''

(تنقید متین،ص180)

نیز لکھتے ہیں :

’’بریلوی حضرات کو ٹھنڈے دل سے غور کر لینا چاہیے کہ جو عقائد اور اعمال انہوں نے اختیار کر رکھے ہیں اور دن رات جن کی نشر و اشاعت میں وہ کوشاں ہیں،آیا یہ عقائد و اعمال حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم اور سلف صالحین کے تھے؟اگر تھے تو نجات انہی میں ہے اور اگر یہ عقائد و اعمال ان کے نہ تھے تو اپنی نجات کی فکر کریں،ایسا نہ ہو کہ کل پچھتانا پڑے۔

ع فریب خود کو دیئے اور خود ہی پچھتائے !

(تنقید متین،ص45)

⑦ مولانا تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں :

’’قرآن وحدیث کا معاملہ انتہائی نازک ہے۔ ان کی تفسیر وتشریح میں ہر کس و ناکس کی کتابوں سے استفادہ ٹھیک نہیں۔‘‘

(تبصرے،ص259-260)

نیز لکھتے ہیں :

’’دین کی تشریح وتعبیر حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقوشِ قدم میں رہنمائی تلاش کیے بغیر ممکن نہیں۔‘‘(تبصرے،ص42)

یہ وہ قیمتی باتیں ہیں جن سے تقلید سے بچا جا سکتا ہے۔سلف صالحین پر اعتماد اور طائفہ منصورہ سے رشتہ استوار ہو جاتا ہے۔ان زریں اصولی باتوں کی اہل حدیث کے علاوہ کوئی پاسداری نہیں کرتا۔اس لیے اہل حدیث کے عقائد و اعمال وہی ہیں جو سلف صالحین کے تھے۔یہ سلف سے سرِ مُو انحراف نہیں کرتے۔

یہ اہل حدیث کے حق ہونے کی دلیل ہے۔اہل حدیث کے علاوہ کسی بھی فرقے کے پاس باطل اور گمراہی کی سرکوبی کے لیے کوئی سامان نہیں، کیونکہ حق کے ساتھ باطل کا ردّ کیا جا سکتا ہے، نہ کہ باطل کے ساتھ باطل کا۔

بعض حضرات جہاں ایک طرف طائفہ منصورہ ائمہ محدثین کی تصریحات کو حق کہتے ہیں، وہاں دوسری طرف تقلیدِ شخصی کو واجب ہونے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں، حالانکہ تقلیدِ شخصی سلف صالحین کے عقائد و اعمال سے انحراف کا نام ہے۔اس کی ایک دو مثالیں پیش خدمت ہیں :

قبروں سے فیض اور فہم سلف :

مولانا بدر عالم، میرٹھی صاحب علامہ انور شاہ کشمیری کے بارے میں کہتے ہیں :

قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ مَرَّةً عَنِ الْاِسْتِفَاضَةِ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ، هَلْ يَجُوزُ ذٰلِكَ أَمْ لَا؟ فَقَالَ لِي : أَمَّا الْمُحَدِّثُونَ، فَلَا أَرَاهُمْ يُجَوِّزُونَهٗ، وَلٰكِنْ أَجِيزُ أَنَا، لِكَوْنِهٖ ثَابِتًا عِنْدَ أَرْبَابِ الْحَقَائِقِ .

’’میں نے ان سے ایک مرتبہ اہل قبور سے فیض کے متعلق سوال کیا کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا : جہاں تک محدثین کرام کا تعلق ہے تو میں نے انہیں اس کے جواز کا قائل نہیں پایا۔لیکن میں اسے جائز قرار دیتا ہوں، کیونکہ یہ صوفیوں کے نزدیک ثابت ہے۔‘‘

(حاشية فيض الباري : 434/3)

سلف صالحین یعنی صحابہ و تابعین اور ائمہ محدثین مردوں سے فیض حاصل نہیں کرتے تھے، لیکن کشمیری صاحب نے صوفیا کے عمل کی بنیاد پر اسے جائز قرار دیا

ہے۔ اس رویے کا کسی صورت بھی دفاع نہیں کیا جاسکتا، بلکہ کہنا چاہئے کہ کشمیری صاحب نے یہاں فہم سلف کوٹھکرا دیا ہے۔

تقلید اور فہم سلف :

حاجی امداد اللہ مکی کہتے ہیں :

''غیر مقلدین انکارِتقلید کرتے ہیں۔ ﴿یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ﴾ میں (صاف اشارہ، بلکہ تصریح) تقلید موجود ہے۔''

(امداد المشتاق از اشرف علی تھانوی،ص 83)

خیرالقرون کے ائمہ اہل سنت،یعنی صحابہ وتابعین اور تبع تابعین میں سے کوئی بھی تقلید کے جواز کا قائل نہیں تھا،نہ کسی نے حاجی صاحب کی ذکر کردہ اس آیتِ کریمہ سے تقلید کا اشارہ یا تصریح سمجھی۔ ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ إِنْ کُنْتُمْ صَادِقِینَ!

❀❀❀❀❀❀❀